Regd. No. L. 5254 — بسم اللہ الرحمن الرحیم — رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵

اِنَّ الفَضلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤتِیہِ مَن یَّشَاءُ
عَسٰۤی اَن یَّبعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحمُودًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ — فی پرچہ ۱ر

یوم:- یکشنبہ ✻ ۲۶ ذیقعدہ ۱۳۷۴ھ

جلد ۴۴/۹ | ۱۷ وفا ۱۳۳۴ ہش ✻ ۱۷ جنوری ۱۹۵۵ء | نمبر ۱۷۰

دنیا کے امن ترقی اور خوشحالی کیلئے ضروری ہے کہ تعاون اور ہمدردی کا ایک عالمی جذبہ پیدا کیا جائے

اگر یہ جذبہ پیدا نہ کیا گیا تو اس کا نتیجہ پوری دنیا کے لئے مہلک ثابت ہوگا

عالمی اخوت کی اسمبلی کے سالانہ اجلاس میں چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کی تقریر

برسلز ۱۷ر جولائی۔ عالمی عدالت کے جج اور پاکستان کے سابق وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفراللہ خاں نے کہا ہے کہ دنیا کے امن ترقی اور خوشحالی کے لئے عالمی تعاون کی اشد ضرورت ہے اگر یہ عالمی تعاون میسر نہ آیا تو اس کا نتیجہ دنیا کے لئے مہلک ثابت ہوگا۔

چوہدری محمد ظفراللہ خاں نے کل عالمی اخوت کی اسمبلی کے سالانہ اجلاس میں تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر میں اس امر پر زور دیا کہ دنیا کی اقتصادی فنی۔ معاشرتی اور سیاسی بہبودی کے لئے ضروری ہے۔ کہ تمام اقوام عالم میں باہمی تعاون اور ہمدردی کا جذبہ ترقی کرے آپ نے فرمایا سائنس کی ترقی اور دیگر بدلے ہوئے حالات نے دنیا کی تمام اقوام کو باہم مربوط کر دیا ہے کسی قوم کے لئے الگ تھلگ رہنا یا عالمی حالات سے متاثر نہ ہونا ناممکن ہے۔ ان حالات میں دنیا کی ترقی۔ امن اور خوشحالی کے لئے کسی ایک یا چند ایک اقوام کی سعی کامیاب نہیں ہو سکتی۔ اس سلسلے میں تعاون اور ہمدردی کا ایک عالمی جذبہ پیدا کرنے کی ضرورت ہے اگر یہ جذبہ پیدا نہ ہوا۔ اور طاقت کے ذریعہ اپنی بات منوانے کی کوشش کی گئی۔ تو اس کا نتیجہ پوری دنیا کے لئے حد درجہ خطرناک اور مہلک ثابت ہوگا۔

امرتسر ۱۷ر جولائی۔ اکالی دل نے پنجابی صوبہ کے نعروں پر حکومت مشرقی پنجاب کی پابندی کے خلاف سپریم کورٹ میں مقدمہ دائر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

امریکہ اس سال پاکستان کو گیارہ کروڑ ڈالر کی امداد دے گا

کراچی۔ ۱۶ر جولائی۔ سرکاری ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ۵۶-۱۹۵۵ء میں امریکہ کی غیر ملکی امداد میں ۳۰ فیصد کمی پاکستان کی اقتصادی یا فنی امداد پر اثر انداز نہیں ہوگی۔ امید ہے کہ فوجی امداد اور امریکی صدر کے خاص فنڈ میں کمی کے بھی پاکستان کی فوجی امداد پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

پاکستان کو ۵۵-۱۹۵۴ء میں مجموعی طور پر گیارہ کروڑ ڈالر کی امداد ملنے والی ہے۔ اس میں عطیے اور قرضے دونوں شامل ہیں۔ امریکی حکومت اس کی منظوری دے چکی ہے۔ اسلئے یہ امداد بلا روک ٹوک ملتی رہے گی۔

غازہ کے مسئلہ پر مصر اور اسرائیل میں مفاہمت کی توقع

قاہرہ ۱۶ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ غازہ کے مسئلہ پر اسرائیل اور مصر کے درمیان اقوام متحدہ کے مقرر کردہ افسر کی نگرانی میں جو مذاکرات ہو رہے تھے۔ وہ بڑی حد تک کامیاب ثابت ہوئے ہیں۔ امید کی جاتی ہے کہ فریقین اگلے اجلاس میں سمجھوتے کا آخری مسودہ تیار کر لیں گے

روس جنیوا کانفرنس میں عالمی کشیدگی کو کم کرنے کی پوری کوشش کرے گا (مارشل بلگانن وزیر اعظم روس)

ماسکو ۱۶ر جولائی۔ روس کے وزیر اعظم مارشل بلگانن نے کہا ہے کہ روس جنیوا کانفرنس میں اس جذبہ کے تحت شامل ہو رہا ہے۔ کہ عالمی کشیدگی کو کم کرنے کی پوری پوری کوشش کی جائے روسی وزیر اعظم نے کل پہلی بار ایک پریس کانفرنس سے خطاب کیا۔ جس میں جنیوا کانفرنس کے روسی وفد کے تمام مندوبین نے شرکت کی۔

مارشل بلگانن نے کہا معاشرتی اور سیاسی نظریات کا اختلاف عالمی امن کے قیام میں روک نہیں ہونا چاہیئے۔ پرامن فضا میں ہمیں اپنے اپنے نظریات کو دنیا کی خوشحالی کے لئے بہترین ثابت کرنے کے بہتر مواقع میسر آ سکتے ہیں۔ ——— آپ نے کہا مجھے یقین ہے کہ اگر ہم سچے دل اور خلوص نیت سے اہم عالمی مسائل پر مفاہمت کرنے کی کوشش کریں۔ تو جنیوا کانفرنس غیر معمولی طور پر کامیاب ہو سکتی ہے۔ اور اسی جذبہ کے تحت جنیوا کانفرنس میں ہم شریک ہونگے اور عالمی کشیدگی کو کم کرکے مستقل اور دیرپا امن قائم کرنے کی پوری کوشش کریں گے۔

یاد رہے کہ جنیوا کانفرنس جس میں دنیا کے چار بڑے ممالک کے سربراہ شرکت کر رہے ہیں۔ ۱۸ر جولائی کو شروع ہو رہی ہے کل اس سلسلے میں برطانیہ امریکہ اور فرانس کے وزرائے اعظم کی ایک کانفرنس ہو رہی ہے جس میں جنیوا کانفرنس کے لئے مشترکہ تجاویز مرتب کی جائیں گی۔

دستوریہ کے مری سیشن میں متعدد آئینی دشواریوں پر قابو پالیا گیا

کراچی ۱۶ جولائی۔ ڈیلی پاکستان کے پارلیمانی نمائندے نے دستوریہ کے اجلاس مری پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے۔ دستوریہ کے ابتدائی قواعد نیز مسائل تیار کرنے کا جذبہ کم و بیش دستوریہ کے تمام ممبروں میں کام کر رہا تھا۔ چنانچہ اس سلسلے میں سب پارٹیوں نے تعاون کا ثبوت دیا۔

دوسری اہم بات جو اس موقعہ پر نظر آتی یہ تھی کہ ملک کے دونوں حصوں یعنی مغربی اور مشرقی پاکستان میں زیادہ سے زیادہ تعاون اور مفاہمت کی خواہش کا اظہار کیا گیا۔

ڈیلی پاکستان کے مبصر نے مزید کہا۔ مختلف پارٹیوں کے رہنماؤں کی جو غیر رسمی کانفرنسیں ہوئی ہیں۔ وہ بعض آئینی دشواریوں کو حل کرنے میں غیر معمولی طور پر ممد ثابت ہوئیں۔ چنانچہ اس کے نتیجہ میں بہت سے امور پر مفاہمت ہو گئی۔ جس کی وجہ سے امید کی جاتی ہے کہ دستوریہ کے آئندہ اجلاس میں آئین سازی کا کام کرنے میں بہت سہولت رہے گی۔

کیسا بلانکا میں فوج بلا لی گئی اور کرفیو نافذ کر دیا گیا

کیسا بلانکا ۱۶ر جولائی۔ جمعرات کو جو بم پھٹا تھا۔ اس کے بعد متعدد مقامات پر مراکشیوں اور فرانسیسیوں میں تصادم کی اطلاع ملی ہے۔

ریزیڈنٹ جنرل نے فوج بلا لی ہے۔ اور شہر میں کرفیو نافذ کر دیا ہے۔

ایک اطلاع کے مطابق فرانسیسیوں نے کئی ایک مراکشی دوکانیں لوٹ لیں۔ اور انہیں آگ لگا دی۔ ایک مراکشی کو کلہاڑی کے ساتھ ہلاک کر دیا گیا۔ شہر میں محاصرہ کی سی ✻

✻ حالت ہے۔ کئی جگہ مراکشی اور یورپین باشندوں میں تصادم کے نتیجہ میں شدید جانی نقصان ہوا ہے۔

عدن میں جنگ کی سی حالت

قاہرہ ۱۶ جولائی۔ معلوم ہوا ہے۔ برطانوی نوآبادی عدن میں جنگ کی حالت کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ یمن نے عدن کے برطانوی حکام کو انتباہ کیا ہے۔ کہ شیوخ عدن کے خلاف کوئی جنگی کارروائی کی گئی۔ تو وہ اس مسئلہ کو اقوام متحدہ میں لے جائے گا۔ کیونکہ یہ کارروائی اقوام متحدہ کے منشور کے خلاف ہے

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۷ جولائی ۱۹۵۵ء

دست بکار دل بیار

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ میں جو ابتداء میں الفضل کی اشاعت ۲۰ فروری ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا تھا۔ اور اب ۱۴ جولائی ۱۹۵۵ء میں قارئین الفضل کے افادہ کے لئے ازسرنو شائع کیا گیا ہے فرمایا ہے۔

"ان نوجوانوں کے لئے جو دین کے لئے باہر چلے گئے ہیں یا باہر جانے والے ہیں خدا تعالےٰ کے حضور التجا کریں۔ کہ اے ہمارے رب تو ان کو صحیح راستہ دکھلا۔ ان کے کاموں میں برکت دے۔ ان کو کامیابی عطا فرما۔ اور ان کو فاتح بنا کر واپس لا۔ اگر خدا تعالےٰ کی طرف سے مدد نہ آئی تو ہمارے کام کی مثال ایسی ہوگی۔ جیسے کوئی شخص سارا دن مزدوری کرے۔ اور شام کو اپنی مزدوری دریا میں ڈال دے۔ اگر ہم اخلاص کے ساتھ یہ کام کریں گے۔ تو اللہ تعالےٰ ہمارے دلوں میں ایسی کیفیت پیدا کر دے گا۔ کہ ہمارے دل بولنے لگ جائیں گے۔ اور رات اور دن وہی خیالات ہمارے دلوں میں جاری رہیں گے۔ ہم دنیا کے کام کر رہے ہوں گے۔ اور دعائیں ہمارے دلوں سے نکلتی چلی جائیں گی ایک بڑھئی اپنی لکڑی چیر رہا ہوگا۔ اور ساتھ ہی اس کے دل سے آواز نکل رہی ہوگی۔ کلہاڑی کھٹ کھٹ کر رہی ہوگی۔ اور ساتھ ہی اس کے دل کی آہٹ خدا تعالےٰ کے سامنے پکار پکار کر یہ کہہ رہی ہوگی۔ کہ اے خدا ہمارے مبلغین کو آرام سے رکھیو۔ اور ان کی مدد اور نصرت فرمائیو۔ اور جب ایک طبقہ کی حالت ایسی ہو جائے گی۔ اور ان کے دل بولنے لگ جائیں گے۔ جیسے صوفیا کہا کرتے تھے کہ فلاں کا دل بولنے لگ گیا ہے۔ تو ہماری کامیابی یقینی ہے۔ بعض لوگ یہ سمجھ لیتے ہیں کہ دل باتیں کرنے لگ جاتا۔ اور کلمہ پڑھنے لگ جاتا ہے۔ حالانکہ دل بولنے کے یہ معنے نہیں ہوتے۔ بلکہ دل بولنے کا یہ مطلب ہوتا ہے۔ کہ دل میں سے دعائیں خودبخود پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اور ارادے کا سوال ہی نہیں رہتا۔ رات اور دن دل میں ایک فکر پیدا ہو جاتا ہے۔ اور رات دن دل دعا میں لگا رہتا ہے۔ جب یہ صورت پیدا ہو جائے۔ تو خدا تعالےٰ بندے کے قریب ہو جاتا ہے۔ اور اسی کا نام صوفیا نے دل کا بولنا رکھا ہے۔ نادانوں نے دل بولنے کے معنے یہ سمجھ لئے ہیں۔ کہ زبان سے جس طرح آدمی کلام کرتا ہے۔ اسی طرح دل بھی بولنے لگ جاتا ہے۔ مگر یہ معنے نہیں۔ جب یہ صورت پیدا ہو جائے گی۔ اس وقت ہمارے لئے کامیابی بالکل یقینی ہو جائے گی۔ مگر ایسی صورت پیدا کرنے کے لئے پہلے دل سے دعائیں کرنی چاہئیں۔ جو کامیابی کا پہلا قدم ہے۔ غرض دوستوں کو اس طرف خاص طور پر توجہ کرنی چاہیئے۔ تاکہ اللہ تعالےٰ ہمارے اس مشکل کام کو ہمارے لئے آسان کر دے۔ اور ہم سرخرو ہو کر اس کی خدمت میں حاضر ہوں۔"

(روزنامہ الفضل ۲۰ فروری ۱۹۴۶ء)

اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں سورۃ آل عمران کے آخر میں فرماتا ہے۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّیْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ۔ الَّذِیْنَ یَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِیٰمًا وَّقُعُوْدًا وَّعَلٰى جُنُوْبِهِمْ وَیَتَفَكَّرُوْنَ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ۔ رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا سُبْحٰنَكَ فَقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔ رَبَّنَا اِنَّكَ مَنْ تُدْخِلِ النَّارَ فَقَدْ اَخْزَیْتَهٗ وَمَا لِلظّٰلِمِیْنَ مِنْ اَنْصَارٍ۔ رَبَّنَا اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِیًا یُّنَادِیْ لِلْاِیْمَانِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ فَاٰمَنَّا۔ رَبَّنَا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَكَفِّرْ عَنَّا سَیِّاٰتِنَا وَتَوَفَّنَا مَعَ الْاَبْرَارِ۔ رَبَّنَا وَاٰتِنَا مَا وَعَدْتَّنَا عَلٰى رُسُلِكَ وَلَا تُخْزِنَا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اِنَّكَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ۔ فَاسْتَجَابَ لَهُمْ رَبُّهُمْ اَنِّیْ لَاۤ اُضِیْعُ عَمَلَ عَامِلٍ مِّنْكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى بَعْضُكُمْ مِّنْ بَعْضٍ۔ فَالَّذِیْنَ هَاجَرُوْا وَاُخْرِجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَاُوْذُوْا فِیْ سَبِیْلِیْ وَقٰتَلُوْا وَقُتِلُوْا لَاُكَفِّرَنَّ عَنْهُمْ سَیِّاٰتِهِمْ وَلَاُدْخِلَنَّهُمْ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ ثَوَابًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عِنْدَهٗ حُسْنُ الثَّوَابِ۔

(آل عمران رکوع ۲۰)

ترجمہ۔ یقیناً آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں اور رات دن کے اختلاف میں عقل والوں کے لئے نشانات ہیں ان کیلئے جو اللہ تعالےٰ کا ذکر کھڑے اور بیٹھے اور پہلوؤں پر لیٹے ہوئے کرتے ہیں۔ اور آسمانوں اور زمین کی پیدائش میں غور و فکر کرتے ہیں۔ اور (پکار اٹھتے ہیں کہ) اے ہمارے رب تو نے یہ نظام یونہی باطل پیدا نہیں کیا۔ تو پاک ہے پس آگ کے عذاب سے بچا۔ اے ہمارے رب جس کو تو آگ میں داخل کرے گا۔ یقیناً تو اسے رسوا کرے گا۔ اور ظالموں کے لئے کوئی مددگار نہیں۔ اے ہمارے رب ہم نے ایک پکارنے والے کو سنا۔ جو ایمان کی طرف دعوت دیتا ہے۔ کہ اپنے رب پر ایمان لاؤ پس ہم ایمان لاتے ہیں۔

اے ہمارے رب ہمارے گناہ معاف فرما۔ اور ہماری بدیاں ہم سے دور کر ہماری وفات نیکوں کی سی ہو۔ اور ہمیں موت کے بعد نیکوں کے ساتھ جگہ دے۔

اے ہمارے رب اور جو تو نے اپنے رسولوں کی معرفت ہم سے وعدے کئے ہیں وہ عطا کر اور ہمیں قیامت کے دن ذلیل نہ کیجیو۔ تو اپنے وعدوں کے خلاف نہیں کرتا۔ پس اللہ تعالےٰ نے ان کی یہ دعا قبول کر لی۔ اور (فرمایا) میں تم میں سے کسی عمل کرنے والے کے عمل کو ضائع نہیں جانے دوں گا۔ خواہ کوئی مرد ہو یا عورت پس جنہوں نے ہجرت کی۔ اور اپنے وطن سے نکالے گئے۔ اور میری راہ میں انہیں ایذائیں دی گئیں۔ اور ان سے لڑائی کی گئی۔ اور وہ قتل کئے گئے۔ میں ان کی بدیاں ان سے دور کر دوں گا۔ اور انہیں ایسے باغوں میں داخل کروں گا۔ جن کے نشیب میں نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے بدلہ ہے۔ اور اللہ تعالےٰ وہ ہے جس کے پاس اچھا بدلہ ہے۔

ہم حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے خطبہ کے اقتباس پر مزید تبصرہ نہیں کرتے احمدی احباب کو چاہیئے۔ کہ وہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کا خطبہ قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات کی روشنی میں بار بار مطالعہ کریں۔ ہمیں احباب کو یہ یاد دلانے کی ضرورت نہیں کہ جماعت احمدیہ صرف اور صرف تبلیغ اسلام اور احیائے دین کے لئے کھڑی ہوئی ہے۔ اور وہ یہ کام اللہ تعالےٰ کے بھروسہ پر ہی کر رہی ہے۔ اس لئے جب تک ہر احمدی کی دعاؤں میں دلی کیفیت وہ نہ ہو۔ جو سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمائی۔ اور جو اللہ تعالےٰ نے آیات مندرجہ بالا میں نقش کی ہے ہم اپنے ارادوں اور عزائم میں کامیابی حاصل نہیں کر سکتے۔ جس کی خوشخبری ان آیات اللہ میں دی گئی ہے۔

درخواست دعا

(از مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ لاہور)

میرے برادر اکبر شیخ نذیر احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی زائد از چار ماہ سے شدید بیمار چلے آتے ہیں۔ دائیں طرف فالج کا شدید حملہ ہوا۔ جس میں تھرمامیٹر بھی شامل ہے۔ کامل دو ماہ بے ہوش رہے اب بے ہوشی کا عالم نہیں۔ لیکن پہچان مفقود اور قوت گویائی سے محروم چلے آتے ہیں۔ نقاہت بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ اور حالت بدستور تشویشناک ہے۔ میں تمام بزرگان سلسلہ احباب جماعت بھائیوں اور بہنوں کی خدمت میں دردمندانہ دل سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ اپنی نیم شبی دعاؤں میں بھائی جان کی صحت عاجلہ کاملہ اور منفعت کی زندگی کے لئے دعا فرمائیں اللہ تعالےٰ ہر شے پر قادر ہے۔ کیا عجب کہ اس کی رحمت ہمیں نواز دے۔ اور آپ کی دعائیں انہیں دوبارہ زندگی عطا ہونے کا ذریعہ بن جائیں

قافلہ قادیان ۱۹۵۵ء
ایک ضروری اعلان

(از مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔ اے)

جو دوست آئندہ قافلہ میں قادیان جانا چاہیں۔ وہ ابھی سے اپنے اپنے ضلع سے پاسپورٹ کی درخواست دیکر پاسپورٹ حاصل کر لیں۔ کیونکہ اس میں کافی وقت لگتا ہے۔ نئے قواعد کے ماتحت اپنے اضلاع سے پاسپورٹ لینا ضروری ہو گیا ہے۔ پھر جب پاسپورٹ مل جائے تو دفتر ہذا کو اطلاع دیں۔ یہ خیال رہے کہ پاسپورٹ کے حصول کے لئے کافی وقت لگتا ہے اور خاص تگ و دو کرنی پڑتی ہے۔

اب وقت آگیا ہے کہ اسلام کو ہر جہت سے مسیحیت پر غالب کیا جائے

مسئلہ وفات و حیات مسیح ناصری کی اہمیت

مندرجہ ذیل مضمون حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی لطیف تصنیف الحجۃ البالغہ میں سے لیا گیا ہے جس کا دوسرا ایڈیشن قریباً ساڑھے اڑتیس سال کے بعد حال میں شائع کیا گیا ہے یہ کتاب احمدیہ کتابستان ربوہ ضلع جھنگ سے دس آنہ فی کاپی کے حساب سے منگوائی جا سکتی ہے

میں جب اس مسئلہ پر نظر ڈالتا ہوں۔ تو محو حیرت ہو جاتا ہوں۔ کہ ایسا بودہ مسئلہ کس طرح مسلمانوں کے دلوں میں راسخ ہو گیا۔ مگر اب وقت ہے کہ ایسی باتوں سے اسلام کا دامن پاک کیا جائے۔ جو صریح اسلامی تعلیم کے خلاف ہونے کے علاوہ ہمارے آقا سید الاولین والآخرین کی ہتک کا موجب ہو رہی ہیں۔ ذرا مسلمانوں کی آنکھوں کو کھولے تا وہ دیکھیں کہ ان غلط اور فاسد عقائد نے اسلام کو کتنا نقصان پہونچایا ہے۔ صرف ہندوستان میں پچھلے چند سالوں میں لاکھوں کلمہ گو مسلمان عیسائی ہو چکے ہیں۔ میں سمجھتا ہوں کہ ان سب کا گناہ مولویوں کی گردن پر ہے۔ عیسائی مشنری بھولی بھالی صورت بنا کر مسلمانوں کے پاس جاتے ہیں۔ اور بڑی نرمی کے ساتھ کہتے ہیں کہ دیکھو تمہارے نبی تو مر گئے۔ اور مدینہ میں زیر خاک مدفون ہیں۔ لیکن ہمارا مسیح دو ہزار سال سے اب تک نہ صرف زندہ ہے۔ بلکہ آسمان پر خدا کے پاس بیٹھا ہے۔ بتاؤ کون افضل ہوا۔ اور کون زندہ نبی ثابت ہوا اور کون مردہ نبی نکلا۔ مسلمانوں کے لئے مسیح کی وفات کا کلمہ منہ پر لانا کفر ہوا۔ ناچار دبی زبان سے یہی قبول کر لیتے ہیں۔ کہ اس بات میں تو مسیح ہی افضل ہے۔ اس کے بعد پادری صاحب کہتے ہیں۔ کہ دیکھو آخری زمانہ میں جب امت محمدیہ میں فساد اور گمراہی پھیلے گی۔ تو اس کی اصلاح کے لئے خدا ہمارے مسیح کو آسمان پر سے بھیجے گا۔ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ کوئی ایسا فساد ہو گا کہ اس کی اصلاح (نعوذ باللہ) اسلام کے نبی کی روحانی طاقت سے بالا ہوگی۔ ورنہ خدا نے اگر کسی کو زندہ رکھ کر ہی آخری زمانہ میں امت محمدیہ کی اصلاح کروانی تھی۔ تو خود محمدؐ صاحب کو زندہ رکھا جاتا۔ مگر اس اہم کام کے لئے محمدؐ صاحب کی بجائے ہمارے مسیح کو زندہ رکھا گیا۔

یہاں تک تو مسیح کی افضلیت منوائی جاتی ہے۔ اس کے بعد اگلا قدم اٹھایا جاتا ہے۔ پادری صاحب نہایت سادگی سے بولتے ہیں کہ محمدؐ صاحب سے جب ان کے مخالفوں نے آسمان پر جانے کا معجزہ طلب کیا۔ تو انہوں نے صاف انکار کر دیا۔ اور کہا میں تو صرف ایک انسان ہوں۔ اور انسان کا آسمان پر جانا ممتنع ہے۔ مگر دیکھو تم بھی مانتے ہو کہ مسیح آسمان پر جا پہنچا۔ ان باتوں کا جواب کون دے اگر عوام مولویوں کے پاس جائیں۔ تو ان کے ایمانوں کی بودی چٹانوں پر پہلے سے ہی ان باتوں نے زلزلہ ڈال رکھا ہوتا ہے۔ ادھر ادھر کی باتیں کر کے ٹال دیتے ہیں۔ یہ جب مولویوں کی طرف سے تسلی بخش جواب نہیں پاتے۔ تو چار و ناچار گرجا کی طرف رخ کرتے ہیں۔

آہ افسوس وہ مذہب جو کسی زمانہ میں یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا مصداق تھا۔ آج یخرجون من دین اللہ افواجاً کا تماشہ دیکھ رہا ہے[۱]۔ کیا کوئی مسلمان کہلانے والا انسان ہے۔ جس کے دل میں یہ باتیں درد پیدا کریں۔ آہ بہت تھوڑے ہیں۔ جو صحت نیت کے ساتھ ان مسائل پر غور کرتے ہیں۔ ورنہ معاملہ تو بالکل صاف ہے۔ وہ جس کی آمد ثانی کا انتظار کیا جا رہا ہے۔ وہ خود پکار پکار کر اپنی دوسری آمد کی حقیقت بیان کر رہا ہے۔ کیونکہ ایلیا نبی جس کی نسبت خیال تھا کہ مسیح سے پہلے آسمان سے اترے گا۔ اس کی آمد ثانی کو مسیح نے اس کے کسی مثیل کی آمد قرار دیا ہے (متی باب ۱۱ آیت ۱۳-۱۴) تعجب ہے باوجود ایک کھلی نظیر سامنے ہونے کے پھر بھی مسلمان اس مسئلہ میں ٹھوکر کھا رہے ہیں۔ بعینہ جس طرح مسیح ناصری کی نسبت کہا گیا۔ کہ وہ آخری زمانہ میں نازل ہوگا۔ اس سے بڑھ کر وضاحت کے ساتھ ایلیا کی نسبت کہا گیا تھا۔ کہ وہ مسیح سے پہلے نازل ہوگا۔ لیکن حیرت کا مقام ہے۔ کہ ایلیا کے وعدہ کو تو ایک مثیل کے ذریعہ پورا شدہ مان لیا جاتا ہے۔ لیکن مسیح کے بذات خود اتارے جانے پر اصرار ہے۔ افسوس جس جگہ یہود نے ٹھوکر کھائی۔ اسی جگہ مسلمانوں نے بھی ٹھوکر کھائی۔ مگر یہود ایسی گرفت کے نیچے نہیں ہیں جیسے کہ مسلمان۔ کیونکہ یہود کے سامنے کوئی سابقہ نظیر موجود نہیں تھی۔ لیکن مسلمانوں کے لئے اس قسم کے وعدہ کی نظیر موجود ہے۔ اور وہ دیکھ چکے ہیں۔ کہ کسی گزشتہ نبی کے آنے سے اس کے مثیل کا آنا مراد ہوتا ہے نہ کہ خود اسی کا آنا۔

آہ مسیح فرمایا تھا نبی کریمؐ نے کہ میری امت کے لوگ یہود کے قدم بقدم چلیں گے (بخاری جلد اول صفحہ ۲۹۱) یعنے جس طرح یہود نے ایک گزشتہ نبی کی آمد کے وعدہ کو خود اسی نبی کی آمد سمجھ لیا تھا اسی طرح میری امت کے لوگ بھی کریں گے۔ لیکن مسلمانوں نے اس تنبیہ سے بھی کوئی فائدہ نہ اٹھایا اور صرف اس وجہ سے آنے والے کا انکار کر دیا۔ کہ مسیح ناصری نے خود بنفس نفیس آنا تھا۔ حالانکہ مسیح ناصری کے آنے میں نہ صرف محمد رسول اللہ کی ہی سخت ہتک ہے بلکہ خود مسیح کی بھی ہتک ہے۔ کیونکہ مسیح ناصری خواہ نبی کریمؐ سے درجہ میں کتنا ہی چھوٹا ہو۔ پھر بھی وہ خدا کا ایک برگزیدہ رسول تھا۔ جس نے نبوت کا مقام نبی کریمؐ کی اتباع کی وجہ سے نہیں پایا۔ بلکہ اسے یہ انعام مستقل حیثیت میں براہ راست خدا کی طرف سے ملا تھا۔ اب اسے دوبارہ اتارنے کے یہ معنے ہیں۔ کہ اسے نعوذ باللہ اس کی مستقل نبوت کے مقام سے معزول کر دیا جائے۔ اور صرف ایک امتی کی حیثیت دی جائے۔ کیونکہ اگر وہ دوبارہ نازل ہو کر بھی مستقل حیثیت میں نبی ہی رہے گا تو یہ بات صریحاً ختم نبوت کے منافی ہے۔ خاتم النبیین کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آسکتا۔ خواہ نیا ہو یا پرانا۔ جس نے نبوت کا مقام مستقل حیثیت میں براہ راست بغیر کامل اتباع نبی کریمؐ کے پایا ہو۔ آپؐ کے بعد صرف ایسی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ جسے ظلی نبوت کے نام سے تعبیر کر سکتے ہیں۔ یعنے ایسی نبوت جو نبی کریمؐ کی نبوت کا ظل ہے۔ نہ کہ مستقل نبوت۔ پس اس صورت میں جبکہ آیت خاتم النبیین نبوت مستقلہ کے دروازے کو بڑے زور سے بند کر رہی ہے۔ تو مسیح ناصری کا اترنا صرف ایسی صورت میں ہی ہو سکتا ہے۔ کہ اسے نعوذ باللہ نبوت مستقلہ کے مقام سے ہٹا کر صرف ایک امتی کی حیثیت دی جائے۔ مگر یہ بات اللہ تعالےٰ کی صریح سنت کے خلاف ہے۔ جو اس نے ان الفاظ میں بیان کی ہے کہ

بان اللہ لم یک مغیراً
نعمۃ انعمھا علیٰ قوم
حتیٰ یغیروا ما بانفسھم

(سورہ انفال رکوع ۷)

"یعنے اللہ تعالےٰ کسی کو کوئی انعام دے کر اس سے یہ انعام ہرگز واپس نہیں لیتا۔ جب تک کہ وہ خود اپنی حالت نہ بدل لے"۔

۱؎ یہ عبارت ملک کی تقسیم سے بہت قبل یعنی ۱۹۱۷ء میں لکھی گئی تھی۔ جب کہ ملک میں مسیحیت کے فتنہ کا زور تھا۔ اب خدا کے فضل سے پاکستان بننے کے نتیجہ میں اور مسلمانوں کے دل میں شعور پیدا ہو جانے کی بناء پر اسلام سے ظاہری ارتداد کا منظر تو کم نظر آتا ہے۔ اور قومی نعرے زور شور سے لگائے جاتے ہیں۔ مگر حقیقت اور عمل کے لحاظ سے اسلام اب بھی ویسا ہی کمزور ہے۔ اور دنیا میں دجالی اثرات اسی طرح زور آزما ہیں۔ حق یہ ہے کہ ملک سے انگریز تو بے شک چلا گیا۔ مگر مغربیت اور مادیت اسی طرح قائم ہے۔ اور دین کی بھی روح مفقود نظر آتی ہے۔

وفات مسیح ناصری کے مسئلہ کو اس لحاظ سے تو جو اہمیت حاصل ہے۔ وہ ظاہر ہی ہے کہ اس مسئلہ کا حضرت مسیح موعود بانی سلسلہ احمدیہ کے دعوے کے ساتھ ایک بنیادی تعلق ہے مگر اس سے بھی بڑھ کر اس کی اہمیت کا وہ پہلو ہے۔ جو مسیحیت کے دجالی فتنہ سے تعلق رکھتا ہے۔ موجودہ زمانہ میں اسلام کے مقابلہ پر مسیحیت کو جو عارضی اور ظاہری سا غلبہ حاصل ہوا ہے۔ اس کی تہ میں یہی جھوٹا عقیدہ کارفرما ہے۔ کہ جہاں سرور کائنات فخر موجودات حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم وفات پا کر زیر زمین دفن ہو چکے ہیں۔ وہاں نعوذ باللہ مسیح ناصری اب تک آسمان پر خدا کے پہلو میں بیٹھا ہوا دوبارہ نازل ہونے کا انتظار کر رہا ہے۔ اب وقت ہے کہ اس بے بنیاد عقیدہ کا بطلان ثابت کر کے اسلام کو ہر جہت سے مسیحیت پر غالب کیا جائے۔ حق یہ ہے کہ اگر کوئی نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے۔ تو وہ صرف ہمارے آقا (فداہ نفسی) محمدؐ عربی ہیں۔ اور باقی سب اپنا اپنا وقت پورا کر کے وفات پا چکے ہیں۔ اللھم صل علیٰ محمد و بارک و سلم ویایھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما۔

تو اب اس صریح اور واضح آیت کے ہوتے ہوئے بر عکس طرح مان لیا جاوے کہ مسیح ناصری بذاتہ خود آخری دنوں میں نازل ہوگا۔ کیونکہ اس کے نازل ہونے کے یہ معنی ہیں کہ اس سے۔ نعوذ باللہ خواہ مخواہ اس کی مستقل نبوت کا مقام چھین لیا جائے گا۔

پھر یہ بھی تو دیکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ مسیح ناصری کے متعلق فرماتا ہے

رسولا الی بنی اسرآئیل

(سورۃ آل عمران رکوع ۵)

"یعنی مسیح ناصری کو بنی اسرائیل کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا تھا"

اب اگر وہی مسیح نازل ہو۔ تو اس کی بعثت بجائے صرف بنی اسرائیل کے ساری دنیا کے لئے ماننی پڑے گی۔ مگر یہ مندرجہ بالا آیت کے صریح خلاف ہے۔ پس اب جس شخص کو قرآنی آیت کے منسوخ اور باطل ثابت کرنے کی خواہش اور جرأت ہو وہ بے شک مسیح ناصری کا منتظر رہے۔ ہم تو اس خدا سے ڈرتے ہیں۔ جس نے یہود پر کلام الہٰی میں دست اندازی کرنے کی وجہ سے لعنت کی۔ حضرات یہ ہے کہ ہمارا دل کس طرح اسباب کو دیکھ دیکھ کر کڑھتا ہے۔ کہ مسلمان ایک ایسے عقیدہ پر جمے ہوئے ہیں۔ جو سنت کے خلاف ہونے کے علاوہ ہمارے آقا محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور مسیح ناصری دونوں کی سخت ہتک کا موجب ہے۔ مگر وقت آتا ہے کہ جب ہمارے بھائی مسلمان اپنی غلطی کو محسوس کریں گے۔ اور مسیح کی آمد کے لئے آسمان کی طرف دیکھنے کی بجائے اپنے پیچھے نظر ڈالیں گے۔ اس وقت محمودی مسیح [illegible] کا یہ قول پورا ہوگا کہ

امروز قوم من نہ شناسد مقام من
روزے بگریہ یاد کند وقت خوشترم

قادیان میں قربانی کا انتظام

(از مکرم مرزا عزیز احمد صاحب ناظر حفاظت مرکز)

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ حسب دستور سابق امسال بھی قادیان میں عید الاضحیہ کے موقعہ پر قربانی کا انتظام کیا گیا ہے۔ جو دوست اس کار خیر میں حصہ لینا چاہیں۔ وہ اپنی رقوم دفتر ہذا میں جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ تا کہ عید الاضحیہ کے موقعہ پر ان کی طرف سے قربانی دی جاسکے۔ رقم عید سے کم از کم ایک ہفتہ پہلے دفتر میں ضرور پہونچ جانی چاہیئے ایک قربانی کی اوسط قیمت پچیس روپے مقرر کی جاتی ہے

مرزا عزیز احمد ۱۹۵۵
انچارج دفتر حفاظت مرکز ربوہ

اسلام ہندوستان میں!

از جناب ڈاکٹر تارا چند صاحب سابق سفیر ہند متعینہ ایران

اسلام میں بالسب چند ایسی خوبیاں ہیں اور خصوصی صفات ہیں کہ جن کی وجہ سے اسے مختصر عرصہ میں غیر معمولی فروغ حاصل ہوا۔ ساتویں صدی عیسوی میں جب اسلام کا جھنڈا بلند ہوا۔ اور عرب کی سب قومیں ایک جھنڈے کے سایہ میں جمع ہو گئیں۔ تو عرب تیزی کے ساتھ چاروں طرف پھیلنے لگے۔ ان کی فوجیں جنگلوں میدانوں اور پہاڑوں کو عبور کرتی ہوئی، شام، ایران، افغانستان اور بلوچستان کو طے کر کے ہندوستان کی سرحد پر پہونچ گئیں۔ مسلم بیڑوں نے ایرانیوں کے بیڑوں کو سمندر کی تھاہ گہرائیوں میں ہمیشہ کے لئے سونپ دیا۔ اور بحر ہند پر قبضہ کر لیا۔ ان بیڑوں کے ساتھ عرب کے تاجر بحر ہند کی ساری تجارت کے ٹھیکہ دار ہو گئے۔ کولم میں میت کیوں کے نام کے قبرستان میں علی ابن عثمان کی قبر پر سنہ ۱۶۶ھ ۷۸۳ء کا کتبہ ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آٹھویں صدی میں مالابار کے ساحل پر مسلمان آباد ہو گئے تھے۔ مسلمانوں کا اثر بہت بہت جلد جلد بڑھا ہندو راجاؤں نے ان کی بڑی آؤ بھگت کی ان کی تجارت کو راس بنیاں پہنچائیں۔ ان کو زمین خریدنے اور مسجدیں بنانے کی اجازت دی۔ مالابار میں آباد ہوتے ہی انہوں نے اپنے مذہب کو پھیلانے کی کوشش کی۔ مسلمانوں میں پروہت، اور پادری نہیں ہوتے۔ لیکن ہر مسلمان کا فرض ہے کہ مذہب کی اشاعت کرے۔ قرآن مجید میں لکھا ہے کہ لوگوں کو خدا کے راستہ پر چلنے کا پیغام دو اور ان کو عقلمندی اور رحم کے بتاؤ۔

اس تبلیغ کے کام میں نہ صرف مرد بلکہ عورتوں نے بڑا حصہ لیا ہے یہاں تک کہ مسلمان قیدی بھی اشاعت مذہب کے لئے تیار رہتے تھے۔ ایک مسلمان قیدی نے سب سے پہلے یوروپ میں اسلام پھیلایا۔ غلام سرور نے خزینۃ الاصفیا میں لکھا ہے۔ کہ شیخ احمد مجدد جہانگیر نے قید خانہ میں بھجوا دیا تھا۔ انہوں نے دو برس میں سینکڑوں ہندو قیدیوں کو مسلمان کر لیا۔ آٹھویں صدی میں مسلمانوں کو جو کامیابی ہوئی۔ اس کے کئی اسباب تھے دکن کے لوگ انہیں عزت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ ان کی دولت اور بڑھتی ہوئی طاقت کا ان کے دلوں پر [illegible] جم گیا تھا۔ لیکن سب سے بڑھ کر مسلمانوں کے خیالات، ان کے رسم و رواج ان کے اطوار اور چال چلن کا اثر پڑا۔ ان کا مذہب سادہ، آسان اور اچھا تھا۔ ان کی پرستش کے طریقے دلوں میں گھر کرنے والے اور رات دن خدا کی یاد دلانے والے تھے

ریناں ایک فرانسیسی عالم ہے۔ اس نے قبول کیا ہے کہ میں جب کسی مسجد میں جاتا ہوں تو میرا دل ایک ناقابل بیان کیف سے امنڈ آتا ہے۔ اور میرے دل میں یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ میں مسلمان کیوں نہ ہوا۔ جب ریناں ایسے کٹر ملحد اور سائنسدان کے دل پر اسلامی عبادت کا اثر ہوتا ہے۔ تو اوروں کا کیا ذکر ہے ایک اور بات جو بھولنی نہیں چاہیئے وہ یہ ہے کہ پہلی صدیوں کا اسلام ایک بڑا عملی مذہب تھا۔ اسلام کے ماننے والے اپنے عقیدوں کو محض زبان سے نہیں دہراتے تھے۔ بلکہ اپنی زندگی اور چال چلن میں ان پر پابند ہو کر رہتے ان کی نماز کی صف بندی روزوں کی سختی خیرات اور زکوٰۃ کے قاعدے۔ سماج میں برابری۔ ساوات کا برتاؤ۔ مذہب کے ایسے زبردست حصے تھے۔ کہ آدمی کے دل پر اثر کئے بغیر نہیں رہ سکتے تھے۔ ان کے خلاف آٹھویں صدی میں دکن میں ہندوستانی دھرموں میں سخت اختلاف تھا۔ بودھ، جین اور ویدک دھرم کے ماننے والے ایک دوسرے کی جان کے پیچھے پڑے ہوئے تھے۔

برہمنوں کی کوشش سے بودھ اور جین مذہب ختم ہو چلے تھے، اور شیو اور وشنو کا مت پھیل رہا تھا۔ چیر اور کوالی کی طاقتیں گھٹ رہی تھیں۔ اور نئے گھرانے ابھر رہے تھے۔ مسلمان دکن میں اس وقت آئے۔ جب سماج اور راج میں فساد برپا تھا۔ ان کے آنے کا قدرتی طور پر بڑا اثر ہوا۔ نویں صدی کے اوائل میں ملبار کے خاندان کا جو چیرمن پریل کے لقب سے ملقب تھا خاتمہ ہوا۔ خاندان کے آخری راجہ نے جس کی راجدھانی کو ڈنگور تھی اپنے دھرم کو چھوڑ دیا۔ اور اسلام قبول کر لیا۔ راجہ کے مذہب بدلنے کی وجہ سے بڑی ہل چل مچی اور اس واقعہ نے لوگوں کے دلوں پر بڑا اثر ڈالا۔ مالابار میں مدتوں یہ رواج رہا ہے۔ کہ جس وقت راجا تخت پر بٹھایا جاتا تھا۔ اس کا سر مونڈتے تھے۔ اور اسے مسلمانوں کا سا لباس پہناتے۔ ایک موپلا اس کے سر پر ٹکا رکھتا تھا۔ جو ایک ذات سے نکلے ہوئے آدمی کے ساتھ وہ اپنے گھر والوں کے ساتھ بیٹھ کر کھا نہیں سکتا تھا یہ بھی سمجھا جاتا تھا کہ راجہ آخری چیرمن پریل کا وائسرائے ہے اور اپنے راجہ کے لوٹنے کا انتظار کر رہا ہے۔ زمورن کالی کٹ کے مہاراجہ تخت نشینی کے وقت تلوار کمر سے باندھے ہوئے یہ اعلان کرتے تھے۔ کہ میں تلوار اس وقت تک نہ رکھوں گا۔ جب تک میرا چچا جو مکہ گیا ہے۔ لوٹ نہ آئے۔ آخری چیرمن پریل کی داستان تاریخی حیثیت سے کہاں تک سچی ہے۔ کہنا مشکل ہے۔ لیکن اس واقعہ کے کچھ آثار باقی ہیں گو ان کے نام ٹھیک ٹھیک معلوم نہیں۔ کیونکہ چیرمن پریل خطابی نام ہے۔ لیکن اتنا ماننا پڑے گا کہ کرہ نگور کے شاہی خاندان کا خاتمہ اس طرح ہوا کہ اس کے آخری راجہ نے اپنا مذہب تبدیل کر لیا تھا۔

کوچین کے راجہ جسے زمورن کہتے ہیں کو عرب سوداگروں سے بڑی دلچسپی تھی اس کی اجازت سے وہاں بہت سے سوداگر آباد ہو گئے۔ ان کو تجارت سے بہت مالی فائدہ ہوا۔ اور ان کے بازوؤں کی قوت سے طاقت بڑھی۔ زمورن نے آس پاس کے راجاؤں کو شکست دے کر ان کی زمینوں پر قبضہ کر لیا۔ جہاں جہاں راجاؤں کا تسلط ہوا وہاں مسلمان تاجروں نے منڈی قائم کر لی اسی طرح کالی کٹ کی بندرگاہ کی بنیاد قائم ہوئی۔ یہاں کا قاضی جسے وہاں کے لوگ کہتے ہیں۔ زمورن کا بڑا مددگار تھا۔ اس کی طرف سے ہمیشہ دوسرے راجاؤں کے خلاف لڑتا تھا۔ قاضی کی مدد سے وہ ہمیشہ جنوبی مالابار میں سب سے طاقتور راجہ بن گیا۔ اور راجہ نے مہامکھم کے میلہ کا نظم جو ترمولی کے مقام پر ہوتا تھا۔ اسی کے سپرد کیا۔ اسی سے اس کی شہرت چاروں طرف پھیل گئی۔ گویا، کہ برابر ہی راجہ کا گھرانہ تھا۔

ہندو راجہ مسلمانوں کی اتنی عزت کرتے تھے کہ خود انہوں نے اپنی رعایا کو مسلمان ہونے کے لئے جوش دلا دیا۔ انہیں اپنے بیڑوں کے واسطے مسلمان ملاحوں کی ضرورت تھی۔ اسلئے انہوں نے اجازت دی کہ مکران قوم کے ہر گھر میں ایک یا دو آدمی اسلام قبول کر لیں۔ نویں صدی کے بعد اسلام کا اثر دن بدن بڑھتا گیا مسعودی نے ۱۰۷ ء میں ہندوستان کا سفر کیا تھا۔ وہ لکھتا ہے۔ کہ چول میں دس ہزار سے زیادہ مسلمان آباد تھے ان کا اپنا سردار تھا۔ جسے ہرامو کہتے ہیں۔ ابو دلادت مسعر بن مہلہل کی مسجدوں کا ذکر آتا ہے۔ ابن سعید نے تیرہویں صدی میں سمندر کے کنارے ہر جگہ مسلمانوں کو آباد کیا مردار کو پولو نے دیکھا کہ لنکا کے راجہ مسلمان سپاہیوں کو باہر کے ملکوں سے لا کر اپنی فوج

(باقی صفحہ پر)

صحت عامہ کیلئے ایک مستقل خطرہ اور اس کا علاج

(از مکرم حبیب اللہ خان صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

پنجاب میں آج کل گندم کی فصل تیار ہو چکی ہے۔ حکومت کے علاوہ زمیندار اور دوسرے لوگ بھی اپنی ضروریات کے لئے گندم کا ذخیرہ جمع کرنے میں مصروف ہیں۔ اس سلسلہ میں ایک ضروری سوال جو ہر ذخیرہ کنندہ کے سامنے آتا ہے۔ وہ یہ ہے کہ اپنے ذخیرہ کو کس طرح محفوظ رکھا جائے۔ اناج کے ذخیروں کو نقصان پہنچانے والی بہت سی چیزیں ہیں۔ لیکن ان میں سے جو چیز سب سے زیادہ خرابی کا موجب ہوتی ہے۔ وہ چوہے ہیں۔ یہ نہ صرف گھروں اور گوداموں میں ہوتے ہیں۔ بلکہ کھیتوں میں بھی بکثرت ہوتے ہیں۔ اور بعض دفعہ کھڑی فصلوں کو اس حد تک تباہ کر دیتے ہیں۔ کہ ملک میں قحط کا خطرہ پیدا ہو جاتا ہے۔

چوہے نہ صرف اناج کے ذخیروں کے لئے مضر ہیں۔ بلکہ صحت عامہ کے لئے بھی ایک مستقل خطرہ ہیں۔ طاعون کی قسم کے مہلک امراض چوہوں کے ذریعہ ہی بڑھتے اور پھیلتے ہیں۔ اس لئے ان کی روک تھام ایک اہم مسئلہ ہے۔ جو ہر فرد کی توجہ کا محتاج ہے۔ چوہے کی انہی مضرتوں کے باعث حرم میں بھی اس کا مارنا جائز قرار دیا گیا ہے۔ تاریخ کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان قدیم زمانے سے اپنے اس دشمن کے خلاف نبرد آزما رہا ہے۔ لیکن اب تک اس کے استیصال میں خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوئی ہے۔ بعض مغربی ممالک میں ان کے خلاف جراثیمی جنگ بھی لڑی گئی ہے۔ لیکن بوجہ اس کے کہ ایسی جنگ سے بسا اوقات خود انسانی جان خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ ان طریقوں کو ترک کر دینا پڑا۔

جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ انسان قدیم زمانے سے چوہوں کو ہلاک کرنے کی تدابیر سوچتا رہا ہے۔ ان کے استیصال کی انفرادی کوششیں بھی ہوتی رہی ہیں اور اجتماعی بھی۔ لیکن حتمی طور پر نہیں کہا جا سکتا۔ کہ یہ تجربات کس حد تک کامیاب رہے۔ کیونکہ اول تو یہ تجربات کسی سائنسی اصول پر نہیں کئے گئے۔ دوئم یہ کہ نتائج کے بارے میں کسی قسم کے اعداد و شمار جمع نہیں ہوئے۔ جن سے کامیابی کا کوئی اندازہ قائم کیا جا سکتا۔ سائنسی طریقے پر اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش سب سے پہلے انگلستان میں ۱۹۳۹ء میں کی گئی۔ جنگ عظیم کے دوران میں اہل انگلستان کو اس امر کا خطرہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ دشمن ان کی رسد کو روک کر بھوکا مارنے کی کوشش کریگا۔ اس خطرہ کے پیش نظر حکومت نے وافر مقدار میں غلہ جمع کرنا شروع کیا۔

اس ذخیرہ اندوزی کے ساتھ ہی اس کی حفاظت کا سوال بھی پیدا ہو گیا۔ چنانچہ اگریکلچرل ریسرچ کونسل نے اس مسئلہ کی تحقیقات کے لئے آکسفورڈ میں ایک ادارہ قائم کیا۔ انہوں نے سب سے پہلے مروجہ طریقوں کی افادیت اعداد و شمار کی روشنی میں معلوم کرنے کی کوشش کی۔ اور اس امر کی جانچ پڑتال کی۔ کہ عوام الناس میں جو باتیں مشہور رہتی ہیں۔ ان میں کس حد تک صداقت کا پہلو پایا جاتا ہے۔ مثلاً لوگوں میں یہ ایک عام خیال تھا۔ کہ چوہے دانوں کو دستانے پہن کر لگانا چاہیئے۔ کیونکہ جس چوہے دان کو ننگے ہاتھوں سے لگایا جائے۔ چوہا اس کی بو کو شناخت کر لیتا ہے۔ اور اس میں نہیں آتا۔ اس خیال کی تحقیق کے لئے ایک ہی قسم کے بہت سے چوہے دان لئے گئے۔ ان میں سے نصف کو دستانے پہن کر لگایا گیا۔ اور باقی بغیر دستانے کے لگائے گئے۔ تجربہ سے ثابت ہوا۔ کہ دونوں قسم کے چوہے دانوں میں برابر تعداد میں چوہے پکڑے گئے۔ اس ادارہ میں عام مروجہ خیالات کی جانچ پڑتال کے علاوہ نہایت دلچسپ مثبت قسم کے تجربات بھی کئے گئے۔

عام طور پر چوہوں کو ہلاک کرنے کے لئے دو طریقے استعمال ہوتے ہیں۔ یا تو چوہے دانوں کے ذریعہ ان کو پکڑا جاتا ہے۔ اور یا زہر دے کر ہلاک کیا جاتا ہے۔ تجربات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے۔ کہ چوہے دانوں سے اسی وقت فائدہ ہوتا ہے۔ جبکہ وقت واحد میں بہت سے چوہے دان استعمال کئے جائیں۔ پھر اگر ان چوہے دانوں کو مسلسل استعمال کیا جائے۔ تو جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے۔ ان میں پھنسنے والے چوہوں کی تعداد روز بروز کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ مثلاً اگر چوہے دانوں کی تعداد تقریباً اتنی ہی ہو جتنے کہ کسی مقام پر چوہے ہوں اور پھر ان کو پوری احتیاط سے لگایا جائے۔ تو پہلے ہفتہ میں اوسطاً ۲۵ فی صد چوہے پکڑے جائیں گے۔ پانچ چھ ہفتہ کے مسلسل استعمال کے بعد یہ اوسط ۵ اور ۱۰ فی صد کے درمیان رہ جائیگی۔ اور تین ماہ کے بعد ۵ فی صد سے بھی کم چوہے پکڑے جائیں گے۔ غرض کافی تعداد میں چوہے دان استعمال کرنے کے باوجود چوہوں کی تعداد میں صرف ایک تہائی کے قریب کمی واقع ہوئی ہے۔ اس سے زیادہ نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ چوہوں میں افزائش نسل کی رفتار بھی خاصی تیز ہوتی ہے۔ چوہا ایک دودھ پلانے والا جانور ہے۔ اس کی مادہ ایک جھول میں اوسطاً آٹھ بچے دیتی ہے۔ اور ان کی پیدائش میں صرف ۲۲ دن لگتے ہیں۔

پیدائش کے تین ہفتے بعد بچے باہر پھرنے لگتے ہیں۔ اور تین چار مہینے میں پورے چوہے بن جاتے ہیں۔ اگر کسی جگہ سے چوہوں کا مکمل استیصال مطلوب ہو۔ تو ظاہر ہے۔ کہ ان کو بہت جلد ہلاک کر دینا چاہیئے۔ ورنہ جو کمی ان کی ہلاکت سے واقع ہوگی۔ وہ افزائش نسل کے ذریعہ پوری ہو جائیگی۔ اور مقصد حاصل نہ ہوگا۔

چوہوں کو ہلاک کرنے کا دوسرا ذریعہ زہر ہے۔ زہر کے استعمال سے ان پر پوری طرح قابو پایا جا سکتا ہے۔ کم از کم شہری علاقوں میں تو مکمل طور پر ان کا استیصال ممکن ہے۔ لیکن اس طریقے کے استعمال میں بھی بہت سی باتوں کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔ جس علاقے میں چوہے ہلاک کرنا مقصود ہوں۔ اگر وہاں بغیر ابتدائی تیاری کے زہر ملی ہوئی غذا رکھی جائے۔ تو ہلاک ہونے والے چوہوں کی تعداد مختلف علاقوں میں مختلف ہوگی۔ ہو سکتا ہے کہ بعض صورتوں میں ایک چوہا بھی نہ مرے اس کی وجہ یہ ہے کہ چوہا عادتاً بڑا محتاط واقع ہوا ہے۔ نئے ماحول سے وہ جلد مانوس نہیں ہوتا۔ اگر اچھی سے اچھی غذا بھی پیش کی جائے تو اس کے کھانے کے لئے وہ فوراً نہیں لپکتا۔ بلکہ گھنٹوں سوچتا رہتا ہے۔ گھروں میں عام طور پر چوہوں کے راستے معین اور مقرر ہوتے ہیں۔ اور ان کے کھانے کی جگہیں بھی پسندیدہ اور مقرر ہوتی ہیں۔ اگر ان کے معین اور مخصوص راستے میں بھیگی ہوئی گندم کے دانے (جو ان کو بہت مرغوب ہیں) رکھ دیئے جائیں۔ اور ان کی حرکات کا بغور مطالعہ کیا جائے۔ تو صاف نظر آتا ہے کہ ابتدا میں وہ گندم کے دانوں کو ایک رکاوٹ سمجھ کر ان کے گرد گھوم کر نکل جاتے ہیں۔ اور ذرا بھی ان کی طرف التفات نہیں کرتے۔ پھر کچھ دیر کے بعد چند چوہے دو چار دانے کھانے کی ہمت کرتے ہیں۔ اور بھاگ جاتے ہیں۔ یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ ان دانوں سے مانوس ہو جاتے ہیں۔ اور کھانے کی طرف راغب ہو جاتے ہیں۔ اگر ان دانوں میں زہر ملا دیا جائے۔ تو ہو سکتا ہے کہ بعض چوہے زہر کی کافی مقدار کھا کر مر جائیں۔ لیکن کئی ایسے بھی ہوں گے جو ناکافی مقدار کھانے کی وجہ سے بچ رہیں گے۔ اپنے سابقہ تجربہ کی وجہ سے ایسے چوہوں میں اس غذا کے لئے ایک قسم کی نفرت سی پیدا ہو جاتی ہے۔ اور وہ دوبارہ اس کے قریب بھی نہیں پھٹکتے۔ نہ صرف یہ کہ وہ اس زہر سے دور بھاگتے ہیں۔ بلکہ اس غذا سے بھی دور بھاگتے ہیں جس میں زہر ملا دیا جاتا ہے۔ ایسی صورت میں کامیابی کے لئے دو ہی راستے کھلے ہیں۔ اول یہ کہ ایسی ترکیب استعمال کی جائے۔ جس سے چوہے زہر کی پوری مقدار کھا کر ہلاک ہو جائیں۔ اور ان میں سے کوئی بھی باقی نہ بچے۔ دوسرے یہ کہ مختلف اوقات میں مختلف زہر اور مختلف غذائیں استعمال کی جائیں۔ تاکہ اگر ایک زہر سے کچھ چوہے بچ رہیں۔ تو دوسرے زہر سے ہلاک ہو جائیں۔

تجربہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ ۱۰۰ فی صدی کامیابی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ جس غذا میں زہر ملانا مقصود ہو۔ اس کو چند روز بغیر زہر ملائے استعمال کرنا چاہیئے۔ تاکہ چوہے اس سے پوری طرح مانوس ہو جائیں۔ اور خوب پیٹ بھر کر اسے کھانے لگیں۔ اس کے لئے قریباً ایک ہفتہ کافی ہوتا ہے۔ اس کے بعد اگر زہر ملا دیا جائے۔ تو ایک رات میں قریباً ۸۰ تا ۹۰ فی صد چوہے ہلاک ہو جاتے ہیں۔ مختلف زہروں کے استعمال میں بھی کامیابی اسی وقت ممکن ہے۔ جبکہ چوہوں کو ایک مخصوص غذا کا اچھی طرح عادی بنا دیا جائے۔ اس عادت کو پیدا کئے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔

انگلستان میں جہاں یہ تجربات کئے گئے۔ ایک سال میں اس قدر کامیابی ہوئی۔ کہ سرکاری گوداموں میں ایک چوہا بھی باقی نہ رہا۔ ان تجربات میں عام طور پر زنک فاسفائڈ (Zinc phosphide) یا آرسینیس آکسائڈ (Arseneous oxide) یعنی سنکھیا بطور زہر استعمال کئے گئے۔

اس طریقے کی افادیت کا اندازہ اس تجربہ سے بھی ہو سکتا ہے جو دسمبر ۱۹۴۳ء میں لندن میں کیا گیا۔ اس وسیع شہر کی حدود میں گندے پانی کے زمین دوز نالوں کی لمبائی قریباً ۳۷۰۰ میل ہے۔ تجربہ سے قبل ان میں بے شمار چوہے پرورش پاتے تھے۔ اور ہر جگہ ان کی بھرمار تھی۔ ان نالوں کی صفائی کے لئے قریباً ۲۴ ہزار سوراخ (Man hole) موجود ہیں۔ ابتداءً ہر سوراخ میں کھانے کے لئے بسکٹ رکھے جانے لگے۔ جب چوہے ان کو شوق سے کھانے لگے۔ تو ایک شب بسکٹوں میں زنک فاسفائڈ ملا دیا گیا۔ اگلے روز دیکھنے پر معلوم ہوا۔ کہ قریباً ۲۲ ہزار سوراخوں میں چوہے مرے ہوئے پڑے تھے۔ اس کے بعد بسکٹوں کی بجائے ڈبل روٹی رکھی جانے لگی۔ اور ایک مقررہ وقفہ کے بعد بیریم کاربونیٹ (Barium Carbonate) بطور زہر استعمال کیا گیا۔ اس دفعہ اندازاً ۱۴ ہزار سوراخوں میں مرے ہوئے چوہے پائے گئے۔ اور پہلے کے مقابلہ میں چوہوں نے صرف ۱/۵ حصہ زہر ملی ہوئی غذا استعمال کی۔ تو یہ تجربہ دس ہفتہ تک جاری رہا۔ اور ۱۱۵۰ آدمیوں نے اس میں حصہ لیا۔

(باقی صفحہ ۷ پر)

اشاعت اسلام کی کانفرنسیں

اور

یورپ کی تبلیغ میں نمایاں تبدیلی

"اے خدا تیرا دین پھر اپنی جگہ حاصل کرلے اور کفر غار میں اپنا مُنہ چھپا لے"

(۱) "آج (۲۵-۵-۵۵) میں نے یورپ کی تبلیغ پر غور کیا مجھے اللہ تعالےٰ کے فضل سے یقین ہے کہ میں خیریت سے وہاں پہنچا تو یورپ کی تبلیغ میں نمایاں تبدیلی ہو جائیگی"۔

(۲) خدا تعالیٰ مدد فرمائے تو انشاء اللہ تعالےٰ برکت اور رحمت اور فضل کے دروازے کھلیں گے اور اسلام ترقی کی طرف قدم بڑھائیگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ"۔

(۳) "اے خدا ایسا ہی ہو۔ تیرا دین پھر اپنی جگہ حاصل کرلے اور کفر پھر غار میں اپنا سر چھپا لے۔ میرا ارادہ ہے کہ میں یورپ اور امریکہ کے تمام مبلغین کو اکٹھا کر کے قضیہ زمین بر سر زمین طے کرنے کی کوشش کروں"۔

اے بیرونی ممالک میں اسلام اور احمدیت کا جھنڈا بلند کرنے والو!!!

اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے اشاعت اسلام کی کانفرنسیں مومنوں اور مخلصوں کے دل میں خوشی اور راحت پیدا کر رہی ہیں۔ کیونکہ اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں مومنوں کو پہلے سے بھی زیادہ قربانی کرنے کا موقع ملے گا۔

(۴) "خدا تعالےٰ مدد فرمائے تو انشاء اللہ تعالےٰ برکت اور رحمت اور فضل کے دروازے کھلیں گے اور اسلام ترقی کی طرف قدم بڑھائے گا۔ اے خدا ایسا ہی ہو تیرا دین پھر اپنی جگہ حاصل کرلے اور کفر پھر غار میں اپنا منہ چھپا لے"۔

(۵) اے خدا تعالیٰ کی آواز پر لبیک کہنے والو!!! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی فوج کے بہادر سپاہیو!!! اپنے فرض کو سمجھو اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وفادار سپاہیوں کی طرح کفر کے مقابلہ کے لئے تیار ہو جاؤ۔ خدا تعالےٰ تمہارے ساتھ ہو۔ اور تمہارے خاندانوں کی زندگیوں کو بابرکت بنائے۔ آمین اللّٰھم آمین۔

(۶) یاد رہے تحریک جدید کے سابقون الاولون کے نام ایک کتاب میں معہ ان کی سالانہ انیس سال تک دی ہوئی رقم کے شائع کئے جا رہے ہیں۔ اگر ان سالوں میں سے کسی سال کا بقایا ہے تو وہ اگست ۱۹۵۵ء کے پہلے عشرہ تک ادا کر کے اپنا نام فہرست میں درج کروالیں۔ ابھی تھوڑا سا وقفہ ہے اسے غنیمت سمجھیں ؛

وکیل المال تحریک جدید ربوہ

چندہ سالانہ اجتماع

۲۸-۲۹-۳۰ اکتوبر ۱۹۵۵ء

جیسا کہ جملہ مجالس کو بذریعہ الفضل و رسالہ خالد اطلاع مل چکی ہوگی کہ ہمارا آئندہ سالانہ اجتماع انشاء اللہ ماہ اکتوبر ۱۹۵۵ء کی آخری تاریخوں میں ربوہ میں منعقد ہوگا۔ مرکزی انتظامات شروع ہو چکے ہیں۔ مگر ان کو صحیح رنگ میں مکمل کرنے کے لئے روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔

جملہ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کو اس طرف خاص توجہ دلائی جاتی ہے کہ وہ اہتمام کے ساتھ ہر خادم سے چندہ سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ وصول کر کے بھجواتے رہیں وصول شدہ روپیہ ساتھ ساتھ آتے رہنا چاہیئے۔ تا مرکزی انتظامات میں روک پیدا نہ ہو۔

سالانہ اجتماع کی کسی رقم کو مقامی طور پر خرچ کرنے کی قطعاً اجازت نہیں ہے۔

(نائب معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اطلاع

مندرجہ ذیل جماعتوں کی مجالس انصار اللہ کے محاسبہ اور پڑتال کے لئے مرکز سے مولوی ظہور حسین صاحب فاضل مبلغ بخارا نائب قائد انصار اللہ مرکزیہ شعبہ مال کو بھیجا جا رہا ہے۔ عہدہ داران جماعت و انصار ان کے فرائض منصبی کی انجام دہی میں تعاون فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

مولوی صاحب موصوف اپنی تاریخ آمد کے متعلق جماعتوں کے زعماء صاحبان کو براہ راست اطلاع دیتے رہیں گے۔ عہدہ داران جماعت انصار کو چاہیئے کہ تنظیم انصار کے سلسلہ میں ان سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اور وہ جماعتیں یہ ہیں جہاں ان کو دورے پر بھیجا جا رہا ہے۔ جڑانوالہ۔ گنگا پور۔ سانگلہ۔ شیخوپورہ۔ لاہور۔ وزیر آباد۔ گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ۔

نائب صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

پتہ مطلوب ہے

چودھری نذیر احمد صاحب بی۔ ایس۔ سی انسپکٹر محکمہ زراعت سابق امیر جماعت احمدیہ ملتان چھاؤنی جو تبدیل ہو کر لائلپور تشریف لے گئے ہیں۔ وہ آجکل جہاں بھی ہوں اپنے ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔ والدہ لطف الرحمٰن اختر۔ معرفت شمس الحق شاہد چودھال بلڈنگ دواخانہ نور الدین لاہور

درخواستہائے دعا

(۱) بندہ نے منشی فاضل کا امتحان دیا ہوا ہے بزرگان سلسلہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مجھے نمایاں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین ملک مبارک احمد۔ راولپنڈی

(۲) خاکسار کی چھوٹی بہن عزیزہ آصفہ خانم ملتان میں بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب جماعت عزیزہ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔

اخوند ریاض احمد از کراچی

ریاستوں اور قبائلی علاقوں کے اراکین دستوریہ کے نمائندوں کا انتخاب

مری ۱۵ر جولائی۔ امیر بہاولپور نے سید احمد نواز شاہ گردیزی (مسلم لیگ) اور چودھری عبد السلام (عوامی لیگ) کو مجلس دستور ساز میں بہاولپور کی طرف سے نمائندہ نامزد کیا ہے۔ سرحد کی مشاورتی کمیٹی کا ایک اجلاس اس ماہ کی ۱۸ تاریخ کو منعقد ہو رہا ہے۔ اجلاس میں کمیٹی دستوریہ کے لئے قبائلی علاقوں کے نمائندے منتخب کرے گی۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ سردار بہادر خاں نے بلوچستانی ریاستوں کی یونین کی طرف سے دستوریہ میں ایک نمائندہ منتخب کرنے کے لئے خان شاہ نواز خان کو ریٹرننگ افسر مقرر کیا ہے۔ کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۸ر جولائی مقرر کی گئی ہے۔ کاغذات نامزدگی ۱۲ بجے دوپہر تک داخل کئے جائیں گے۔ اسی روز تیسرے پہر پڑتال کی جائیگی۔ امیدوار ۱۹ جولائی تک اپنے نام واپس لے سکیں گے۔ ۲۰ جولائی کو کوئٹہ میں انتخاب منعقد ہوگا۔ خیرپور کی دستور ساز اسمبلی ۱۹ر جولائی کو دستور ساز اسمبلی کے لئے نمائندہ منتخب کرے گی۔ کاغذات نامزدگی داخل کرنے کی آخری تاریخ ۱۷ر جولائی مقرر کی گئی ہے۔

مسافر گاڑی کا انجن پٹری سے اتر گیا

لائل پور ۱۵ر جولائی۔ لائل پور ریلوے سٹیشن کے یارڈ میں وزیر آباد جانے والی مسافر گاڑی کا انجن لائن سے اتر گیا۔ انجن کا بوائلر اور پانی کی ٹینکی علیحدہ ہو گئے۔ مگر یہ دونوں حصے زمین پر گرنے سے بچ گئے۔ کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ لائل پور سے وزیر آباد۔ لاہور اور پشاور جانے والی مسافر گاڑیاں تقریباً دس پندرہ منٹ دیر سے روانہ ہوئیں۔ بیان کیا جاتا ہے۔ وزیر آباد سے آنے والی گاڑی لائل پور کے پلیٹ فارم ۳ پر مسافروں کو اتار کر پھر وزیر آباد کے لئے تیار ہوئی۔ اس ٹرین کے ساتھ مال گاڑی کا ایک ڈبہ تھا۔ جسے اس سے علیحدہ کرکے دوسری لائن پر لے جانے کے لئے انجن ۲۵۲ ایم ایس سی نے یارڈ میں شنٹنگ شروع کی۔ پلیٹ فارم سے تقریباً ڈیڑھ دو سو گز کے فاصلہ پر یارڈ کے اندرونی سگنل کے قریب انجن پہنچا۔ تو کانٹا بدلنے والے کی غلطی سے انجن ریل کی پٹڑی سے اتر کر زمین پر آ رہا۔ مگر الٹنے سے بچ گیا۔ اور نہ ہی کوئی جانی نقصان ہوا۔

پسماندہ ملکوں کی اقتصادی ترقی

جنیوا ۱۵ر جولائی۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ہیمر شولڈ نے اقوام متحدہ کی اقتصادی و معاشرتی کونسل کو بتایا کہ دنیا کی بڑھتی ہوئی اقتصادی طاقت اقوام متحدہ کو اس بات کا موقعہ دیتی ہے۔ کہ اس عالمگیر تنظیم کے میثاق میں جو اقتصادی مقاصد متعین کئے گئے ہیں۔ ان کی جانب پیشقدمی کی رفتار تیز کر دی جائے۔ آپ نے کہا۔ کہ میثاق میں تین ایسے اقتصادی مقاصد کا

ذکر کیا گیا ہے۔ جو ایک دوسرے سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ یعنی اعلیٰ تر معیار زندگی۔ مکمل ملازمت اور اقتصادی ترقی لیکن بدقسمتی سے صنعتی ملکوں اور پسماندہ ملکوں کی ترقی میں زمین آسمان کا فرق ہے

صحتِ عامہ کے لئے ایک مستقل خطرہ

اور اس کا علاج

(بقیہ صفحہ ۵)

دس ہفتہ کے بعد ۳۷۰۰ میل لمبے نالوں میں ایک چوہا بھی دیکھنے کے لئے باقی نہ رہا۔

ایک اور بات جو اس سلسلہ میں یاد رکھنے کے قابل ہے۔ وہ یہ ہے کہ کسی ایک مقام کے چوہوں کو ہلاک کر دینے سے کام نہیں بنتا۔ اگر ایک جگہ کو صاف کر دیا جائے۔ تو دوسرے مقامات سے چوہے آ سکتے ہیں۔ اور پھر پہلے کی سی کیفیت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس مسئلہ کا صحیح حل یہی ہے۔ کہ وسیع علاقہ میں اس تجربہ کو کیا جائے۔ تاکہ افزائش نسل لمبے عرصہ کے لئے رکی رہے۔ اس مقصد کے حصول کے لئے ماہرین فن۔ سرکاری اداروں اور پبلک کا تعاون ضروری ہے۔ پبلک کا تعاون حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ اس بارے میں لیکچروں کا انتظام کیا جائے۔ اخبارات میں مضامین لکھے جائیں۔ پوسٹر اور پمفلٹ شائع کئے جائیں۔ اور جگہ جگہ سینما کی متحرک تصاویر کے ذریعہ عوام الناس پر ان کی اہمیت اور افادیت پوری طرح واضح کی جائے۔

اسلام ہندوستان میں

(بقیہ صلہ)

میں بھرتی کرتے تھے۔ ابوالفدا لکھتا ہے۔ کہ کولم میں ایک خوبصورت مسجد اور مسلمانوں کا چوک تھا۔ ابن بطوطہ نے کھمایت سے لے کر سارے مالابار میں کنارے کا سفر کیا۔ اسے ہر جگہ مسلمان ملے اور وہ اچھی حالت میں تھے۔ اس کا بیان ہے۔ کہ گوا مسلمانوں کے قبضے میں تھا۔ زباد میں مسلمانوں نے اس سے ملاقات کی۔ کونکاہ میں اس نے ایک پرانی مسجد دیکھی۔ وہاں پر اسے حیدری درویشوں کی ایک ٹولی ملی۔

اس طرح اسلام مختصر سے عرصہ میں اپنی خوبیوں کی بناء پر ہندوستانیوں کا محبوب مذہب بن گیا۔ (الجمعیۃ دہلی)

پنڈت پنت کے بیان کے خلاف پاکستان کا شدید احتجاج

پاکستان کشمیر کے متعلق اپنے موقف پر سختی سے قائم ہے۔ (محمد علی)

مری ۱۵ر جولائی۔ پاکستان نے ہندوستانی وزیر داخلہ پنڈت پنت کے اس بیان پر شدید احتجاج کیا ہے۔ کہ ہندوستان کشمیر میں رائے شماری کرانے کے متعلق اپنے بین الاقوامی وعدوں پر قائم نہیں اس امر کا انکشاف وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی نے کل یہاں صدر آزاد کشمیر کرنل شیر احمد سے ایک ملاقات کے دوران کیا۔

وزیر اعظم پاکستان اور کرنل شیر احمد کی ملاقات ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ صدر آزاد کشمیر نے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی سے درخواست کی کہ ہندوستان سے پنڈت پنت کے حالیہ بیان کی وضاحت طلب کی جائے۔ وزیر اعظم نے بتایا کہ حکومت پاکستان نے اس سلسلہ میں فوری وضاحت طلب کر لی ہے اور ایک احتجاجی مراسلہ حکومت ہند کو بھیج دیا گیا ہے اس مراسلہ کا جواب موصول ہونے کے بعد مزید کارروائی کا فیصلہ کیا جائے گا۔

وزیر اعظم نے بتایا کہ پاکستان کشمیر کے متعلق اپنے موقف پر سختی سے قائم ہے۔ وزیر اعظم نے کرنل شیر احمد کو پھر یقین دلایا کہ جب تک کشمیری عوام کو حق خود اختیاری حاصل نہیں ہوتا اور وہ آزادانہ اور منصفانہ رائے شماری کے ذریعے اپنے مستقبل کا فیصلہ نہیں کر لیتے پاکستان اس وقت تک چین سے نہیں بیٹھے گا۔

وزیر اعظم مسٹر محمد علی نے کرنل شیر احمد کو بتایا کہ مرکزی حکومت آزاد کشمیر کی فلاح و ترقی میں گہری دلچسپی لیتی ہے آپ نے کہا

"مرکزی حکومت آزاد کشمیر کے ترقیاتی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اور رقمیں منظور کرے گی"

وزیر اعظم نے کرنل شیر احمد کی یہ دعوت منظور کر لی ہے کہ وہ (وزیر اعظم) عنقریب آزاد کشمیر کا دورہ کریں۔

ہندوستانی پالیسی

نئی دہلی کی اطلاع کے مطابق ہندوستان کے بعض اخبارات نے ہندوستان کے وزیر داخلہ پنڈت گووند ولبھ پنت کے حالیہ بیان کو حق بجانب قرار دینے کی کوشش کی ہے۔ بعض سیاسی حلقوں نے رائے ظاہر کی ہے کہ پنڈت پنت نے استصواب عامہ کے متعلق سرینگر کی تقریر میں جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ وہ ہندوستان کی پالیسی کے عین مطابق ہیں۔

شام کے ایک سربرآوردہ اخبار "الشہاب" نے مسئلہ کشمیر پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ کشمیر کو پاکستان میں شامل کر دینا چاہئے "الشہاب" نے لکھا ہے کہ "کشمیر کا مسئلہ ایک پیچیدہ مسئلہ ہے اور اقوام متحدہ گذشتہ چند سالوں میں اسے حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ سلامتی کونسل نے ۱۹۴۸ء میں اس مسئلہ پر غور شروع کیا تھا۔ اور اس سلسلہ میں کچھ قراردادیں منظور کی تھیں۔ لیکن ان قراردادوں کے مندرجات کو جامہ عمل پہنانے میں غیر معمولی تاخیر و تعویق سے مایوسی و ناامیدی کے رجحانات پیدا ہو گئے ہیں اور لوگ یہ سمجھنے پر مجبور ہو گئے ہیں کہ اقوام متحدہ اس مسئلہ کو حل کرنے میں ناکام رہی ہے۔ اس اخبار نے لکھا ہے کہ مسئلہ کشمیر محض ایک سیاسی مسئلہ ہی نہیں بلکہ یہ ایک مذہبی مسئلہ ہے۔ یہ کشمیر کی ۸۰ فیصد مسلم آبادی کے مستقبل کا سوال ہے۔ جنہیں بھیڑ بکریوں کی طرح ذبح کیا جا رہا ہے۔ (نوائے وقت)

ڈلیس کا عزم پیرس

واشنگٹن ۱۵ر جولائی۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر جان فاسٹر ڈلیس جنیوا کانفرنس کے بارے میں صدر آئزن ہاور سے آخری صلاح مشورے کے بعد پیرس روانہ ہو گئے۔ ایک تحریری بیان میں انہوں نے خیال ظاہر کیا کہ چار بڑوں کی کانفرنس میں اہم اور ٹھوس فیصلے نہیں کئے جا سکیں گے۔ انہوں نے کہا کہ مغربی طاقتیں کانفرنس میں زیر بحث آنے والے امور پر پوری طرح متفق ہیں۔ روانگی سے پہلے انہوں نے سینٹ کے ری پبلیکن لیڈر مسٹر نولینڈ سے بھی ملاقات کی۔

پنجاب کو سوئی گیس کی فراہمی

لاہور ۱۵ر جولائی معلوم ہوا ہے کہ سوئی (بلوچستان) سے ملتان تک گیس لائن بچھانے کا کام عنقریب شروع کر دیا جائے گا۔ یہ گیس لائن ۱۸۸ میل لمبی ہوگی۔ بعد میں اسے لاہور تک بڑھا دیا جائیگا منٹگمری۔ ملتان۔ جھنگ اور گوجرانوالہ کو بھی اس قدرتی گیس سے استفادہ کرنے کا موقعہ دیا جائے گا اور ملتان سے ان شہروں تک گیس لائنیں بچھائی جائینگی اس منصوبہ پر ۵۰ لاکھ پونڈ خرچ ہوں گے گیس لائن بچھانے کے لئے ٹھیکہ ایک فرم کو دیا گیا ہے۔

پاک ہند تجارتی بات چیت

کراچی ۱۵ر جولائی۔ یہاں پاکستانی اور ہندوستانی نمائندوں میں تجارتی معاہدے کے متعلق بات چیت شروع ہو گئی۔ ہندوستانی وفد کی قیادت وزارت تجارت و صنعت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر بھا اور پاکستانی وفد کی قیادت وزارت تجارت کے سیکرٹری مسٹر کرامت اللہ کر رہے ہیں۔

ترکی کے وزیر اعظم پاکستان اور افغانستان میں مصالحت کرانے کی کوشش کریں گے

انقرہ ۱۶ جولائی - ترکیہ کی وزارت خارجہ نے اعلان کیا ہے کہ وزیر اعظم مسٹر عدنان مندریس جو وزیر خارجہ بھی ہیں پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحدی تنازعہ کے تصفیہ کے لئے ثالث کے فرائض انجام دیں گے

ایک اعلامیہ میں کہا گیا ہے کہ یہ قدم پاکستان اور افغانستان کے درمیان کشیدگی ختم کر کے دوستانہ تعاون کے لئے مناسب فضا پیدا کرنے کے لئے اٹھایا گیا ہے۔

ریڈیو پاکستان کی اطلاع کے مطابق انقرہ میں افغان نائب وزیر اعظم سردار محمد نعیم خاں سے ترکیہ کے رہنماؤں کی بات چیت کے بعد ایک اعلان جاری کیا گیا ہے کہ پاکستان اور افغانستان کے اختلافات ختم کرنے کے لئے ترکیہ ہر ممکن کوشش کرنے کے لئے تیار ہے۔ اور باعزت تصفیہ کے لئے دونوں ملکوں سے ربط پیدا کرے گا - ترکیہ ایک ایسا سازگار ماحول پیدا کرنا چاہتا ہے جو دونوں ملکوں کی کشیدگی ختم کرنے میں مدد دے -

پاکستان کی وزارت خارجہ کے ایک ترجمان نے بتایا کہ ترکیہ کے وزیر اعظم کی پیشکش کے بارے میں ابھی سرکاری طور پر کوئی اطلاع موصول نہیں ہوئی -

سرحد صوبائی لیگ کونسل کا اجلاس

پشاور ۱۶ جولائی - صوبائی مسلم لیگ کے جنرل سیکرٹری مسٹر ایم سردار کیانی نے اعلان کیا ہے کہ صوبائی مسلم لیگ کونسل کا اجلاس اس ماہ کی ۲۰ تاریخ کو ایبٹ آباد میں ہوگا - جس میں ملک کی موجودہ سیاسی صورت حال پر غور کیا جائے گا -

ارکان دستوریہ آزاد کشمیر

مظفر آباد ۱۶ جولائی - دستوریہ مشرقی پاکستان کے ۱۶ ارکان نے کل آزاد کشمیر کا دورہ کیا - معلوم ہوا ہے کہ مظفر آباد پہنچنے پر ان تمام ارکان کا گرم جوشی کے ساتھ خیر مقدم کیا گیا - کئی رہنماؤں نے ان سے مسئلہ کشمیر پر تبادلہ خیالات کیا اور خاص کر پنڈت پنت کے حالیہ بیان پر بڑی گہری تشویش کا اظہار کیا گیا - ارکان دستوریہ نے انہیں یقین دلایا کہ وہ بھی کشمیریوں کے جذبات کو محسوس کرتے ہیں اور اس کے جلد تصفیہ کے لئے ہر ممکن کوشش کریں گے ٭

(ص) ارکان کا رجحان یہ ہے کہ جہاں تک ممکن ہو سکے قومی تعمیر اور صوبوں کے عوام کے ساتھ براہ راست تعلق رکھنے کے زیادہ سے زیادہ کام مشرق و مغرب میں صوبائی حکومتوں کے سپرد کر دینے چاہئیں۔

مذکورہ صدر شعبوں یعنی دفاع امور خارجہ کرنسی اور غیر ملکی تجارت کے سوا باقی ماندہ زیادہ سے زیادہ شعبوں کو مغربی اور مشرقی پاکستان کی صوبائی حکومتوں کے سپرد کر دینا ہی بہتر طریقہ ہے ٭

رائے شماری سے منحرف ہونے کی صورت میں محمد علی نہرو ملاقات لاحاصل ہے

کراچی ۱۶ جولائی - مسئلہ کشمیر پر بات چیت کے لئے آئندہ ماہ وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے درمیان جو ملاقات ہونے والی ہے اس کا انحصار پاکستان کے احتجاج کے جواب پر ہے جو اس نے پنڈت پنت کی تقریر کے خلاف بھارت کو بھیجا ہے -

سیاسی مبصرین نے کہا ہے کہ اگر بھارت کشمیر میں آزاد اور غیر جانب دار رائے شماری کے نظریے سے منحرف ہوتا ہے جیسا کہ پنڈت پنت کی تقریر سے ظاہر ہے تو مسٹر محمد علی پنڈت نہرو سے ملاقات کرنا لاحاصل سمجھیں گے - اور ایسے موقعہ پر مسئلہ کشمیر کو اقوام متحدہ میں واپس لے جانا ہی مناسب ہوگا

ایک ایڈٹ کی آمدنی کے وسائل میں توسیع کی جائے (مسٹر کھوڑو)

لاہور ۱۶ جولائی - سندھ کے وزیر اعلیٰ مسٹر ایم - اے کھوڑو نے اس نظریہ کا اظہار کیا ہے کہ آئندہ دستور اساسی کے تحت مرکزی یا وفاقی حکومت صرف ملک کی خارجہ پالیسی دفاع اور کرنسی وغیرہ ملکی تجارت کے شعبے اپنے پاس رکھے مسٹر کھوڑو کی رائے ہے کہ اگر وفاقی حکومت انہیں تین شعبوں کی انچارج رہے تو بلاشبہ حکومت پاکستان نہایت مضبوط اور مستحکم ہو جائے گی -

انہوں نے بتایا یہی تو بڑی وجہ ہے جس کی خاطر ہم مغربی پاکستان کو ایک وحدت میں کرنے کے خواہشمند ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ موجودہ دستوریہ کے ٭

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ کا سخت تاکیدی فرمان

"ہر احمدی جو اپنی زبان سے دوسروں کو تبلیغ کرنے کی طاقت رکھتا ہے - اگر وہ اپنے اوقات میں سے تبلیغ کے لئے وقت نہیں دیتا تو یقیناً ایک فریضہ کو ادا نہ کرنے کی وجہ سے ایسا ہی گنہگار ہے جیسے نماز کا تارک گنہگار ہے" جو احباب زبان سے تبلیغ نہیں کر سکتے وہ ہمارے لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ کر سکتے ہیں -

عبد اللہ الہ دین سکندر آباد دکن

روس عرب ملکوں کو اشتراکیت کے جال میں پھنسانا چاہتا ہے

بیروت ۱۶ جولائی۔ عرب ممالک کے معاملات میں روسیوں نے مداخلت کی جو تازہ ترین کوشش کی تھی ۔ اس کی لبنان کے موقر اخبار "الحیات" نے زبردست مذمت کی ہے۔ روسی کمیونسٹ پارٹی کے ترجمان پراودا نے ترکیہ اور عراق کے سلامتی معاہدے پر از سر نو تنقید و حملے شروع کر دیئے ہیں۔ روسی اخبار کی اس مہم پر تبصرہ کرتے ہوئے "الحیات" کے سیاسی تبصرہ نگار نے لکھا ہے۔ کہ سوویٹ یونین نے یہ جو مشورہ دیا ہے۔ وہ اس علاقہ کے مسائل میں سوویٹ یونین کی پہلی یا آخری مداخلت نہیں ہے۔ عربوں کے اپنے بے شمار مسائل ہیں۔ جن کا وہ انفرادی یا اجتماعی طور پر کبھی نہ کبھی حل ڈھونڈ نکالیں گے۔ چونکہ عربوں نے ہمیشہ بیرونی سیاسی دباؤ کو قبول کرنے سے انکار کیا ہے۔ اس لئے اس بات میں کچھ شبہ نہیں رہنا چاہیئے۔ کہ عرب سوویٹ یونین کے اس مشورہ کو حقارت سے مسترد کر دیں گے، لیکن ہم پراودا سے یہ کہہ دینا ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ مغربی طاقتیں ہمیں کسی عسکری اتحاد میں گھسیٹنے کی کوشش کریں یا نہ کریں۔ لیکن یہ امر یقینی ہے۔ کہ پراودا اور اس کے آقا اور حکومت جو چیز ہم سے کرانا چاہتے ہیں۔ وہ ایک نئے رنگ کی سامراجیت کا جال ہے۔

نیویارک ۱۶ جولائی۔ امریکہ کے ایٹمی توانائی کمیشن کی کارروائیوں کے دفتر نے اعلان کیا ہے۔ کہ وفاقی حکومت جو پہلی ایٹمی بجلی فروخت کرنے والی ہے۔ اسے استعمال عامہ کے نظام کے ذریعے عنقریب متعارف کرایا جائیگا

سہ روزہ زراعتی کانفرنس

منٹگمری ۱۶ جولائی۔ پنجاب کے محکمہ زراعت کے زیر اہتمام سہ روزہ زراعتی کانفرنس کا افتتاح ڈاکٹر خان اے رحمان نے کیا۔ کانفرنس کے انعقاد کا مقصد یہ ہے کہ مقامی کاشتکاروں اور زراعتی ماہرین کے درمیان قریبی روابط پیدا کئے جائیں۔ تاکہ کاشتکار اپنی تکالیف بیان کر سکیں۔ اور ماہرین ان کا حل تجویز کریں۔ عام بحث و تمحیص کے دوران فیصلہ کیا گیا۔ کہ ملتان۔ ڈیرہ غازی خاں۔ سیالکوٹ۔ اور گوجرانوالہ میں "زیادہ آم اگاؤ" کی مہم کو تیز کیا جائے۔ تاکہ صوبے میں جو قلت ہے۔ وہ رفع ہو جائے۔

سرحد میں نیلم کی کان دریافت کی گئی

پشاور ۱۶ جولائی۔ ضلع ہزارہ میں مانسہرہ کے قریب اگرور کی پہاڑیوں میں نیلم کی ایک کان دریافت کی گئی ہے۔

مشرقی بنگال کا ششماہی بجٹ

ڈھاکہ ۱۶ جولائی۔ توقع ہے کہ مالی سال رواں کا ششماہی بجٹ مشرقی بنگال لیجسلیٹو اسمبلی کے اکتوبر ۱۹۵۵ء میں ہونے والے بجٹ سیشن میں منظور کر لیا جائے گا، معلوم ہوا ہے کہ صوبے میں دفعہ ۹۲ الف کے نفاذ کے دوران گورنر نے سال ۵۶-۱۹۵۵ء کے لئے پچیس کروڑ روپے کے بجٹ کا اختیار دیا تھا۔

روس بین الاقوامی ادارہ میں شامل ہوگا

ماسکو ۱۶ جولائی۔ روس بین الاقوامی ادارہ تجارت میں شامل ہونے پر رضامند ہو گیا ہے۔ روس نے کہا ہے۔ کہ اس سے پہلے وہ بین الاقوامی ادارہ تجارت میں شامل ہونے سے اس لئے انکار کرتا رہا ہے۔ کہ روس کا یہ خیال تھا۔ کہ یہ مقصد سمجھوتے سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن زر مبادلہ کی بین الاقوامی تجارت کے سلسلے میں دوسری ضروری سہولتیں مہیا کرنے کے لئے ایک بین الاقوامی ادارے کے قیام کی ضرورت ہے۔

کراچی ۱۶ جولائی۔ حکومت پاکستان نے برآمدات بڑھانے کے منصوبے کے مطابق درآمد کی جانے والی اشیاء میں اور برآمدی اشیاء میں چالیس کا اضافہ کیا ہے۔ برآمدی اشیاء میں جو اضافہ کیا ہے۔ ان میں سمندری نمک پشم اور ریڈ اکسائیڈ آف آئرن شامل ہیں۔ درآمدی اشیاء میں اونی سوتی اور مصنوعی ریشم کا دھاگا ریڈ سیلوفین کا نمدا شامل ہیں۔

تجارتی نرخ

لاہور مارکیٹ

غلہ :۔ ماش ثابت ۷ ر سیر مونگ ثابت ۷ ر سیر مسور ثابت ۷ ر سیر چنے ۵ ر سیر کابلی چنے ۶ ر سیر۔ گندم ۱۱ من آٹا ۱۱ روپے من گڑ ۷ ر سیر۔ شکر ۸ ر سیر۔ چینی دیسی -/۱ روپیہ سیر

تیل :۔ تیل توریہ ۱/۸ سیر تیل ناریل -/۳ سیر تیل تلی ۲ روپے سیر دیسی گھی روپے سیر بناسپتی گھی ۲/۶ روپے سیر۔

کریانہ :۔ سرخ مرچ ۱ روپیہ سیر نمک ۲ ر سیر۔ ہلدی ۲/۸ روپے سیر تا -/۵ روپے سیر

خشک میوہ :۔ بادام -/۲ تا ۲/۸ سیر سوگی -/۳ روپے تا -/۴ روپے سیر کھوپرہ ۴/۸ روپے تا -/۵ روپے سیر۔ پستہ -/۱۱ روپے سیر گری بادام ۶/۸ روپے سیر۔